السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر محرم مرد یا عورت جاتے یا جرابیں جہالت کی وجہ سے یا جانتے ہوئے یا بھول کر پہن لے تو کیا اس سے احرام باطل ہو جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مرد کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ حالت احرام میں جوتے استعمال کرے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

(لیحرم احدکم فی ازار ورداء ونعلین) (تلخیص الجبیر: 2/237)

"محرم کو چاہیے کہ وہ چادر، تہبند اور جوتوں میں احرام باندھے۔"

لہذا افضل یہ ہے کہ احرام میں جوتے استعمال کئے جائیں تاکہ محرم کانٹوں، گرمی اور سردی وغیرہ سے بچ سکے، اگر کوئی احرام میں جوتے استعمال نہ کرے تو پھر بھی کوئی حرج نہیں، اگر کسی کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے بھی استعمال کر سکتا ہے لیکن اس مسئلہ میں اہل علم میں اختلاف ہے کہ وہ ان کو کاٹے یا نہ کاٹے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

(من لم یجد نعلین فلیلبس خفین ولیقطعھما اسفل من الکعبین) (صحیح البخاري' الحج' باب مالا یلبس المحرم من الثیاب' ح: 1542 وصحیح مسلم' الحج' باب ما یباح للمحرم بحج او عمرة' ح: 1177)

"جوتے شخص نہ پائے تو وہ موزے پہن لے اور انہیں دونوں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔"

لیکن یہ بھی حدیث سے ثابت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے آپ نے حکم دیا کہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں، وہ موزے پہن لے اور اس موقع پر آپ نے انہیں کاٹنے کا حکم نہیں دیا، اس وجہ سے اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ پہلا حکم منسوخ ہے، لہذا محرم موزوں کو کاٹنے کے بغیر استعمال کر سکتا ہے جبکہ بعض دیگر علماء کا یہ کہنا ہے کہ پہلا حکم منسوخ تو نہیں ہے، لیکن کاٹنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، کیونکہ عرفات میں آپ نے اس سے سکوت فرمایا۔ زیادہ راجح بات ان شاء اللہ یہ ہے کہ کاٹنے کا حکم منسوخ ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عرفات میں خطبہ ارشاد فرمایا تو اس میں دیہاتی اور شہری علاقوں کے لوگوں کا ایک جمغفیر موجود تھا جو کہ مدینہ میں اس وقت موجود نہ تھا جب آپ نے انہیں کاٹنے کا حکم دیا تھا۔ لہذا اگر کاٹنا واجب یا مشروع ہوتا تو آپ اسے امت کے اس جم غفیر کے سامنے جرور بیان فرمادیتے، لیکن جب آپ نے عرفات میں اس سکوت فرمایا تو معلوم ہوا کہ یہ حکم منسوخ اور اللہ تعالیٰ نے کانٹے کے حکم سے درگزر کرتے ہوئے اسے معاف فرما دیا ہے کیونکہ کاٹنے کی صورت میں موزے خراب ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم

عورت کے موزے یا جرابیں پہننے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ عورت تو سراپا پردہ ہے، ہاں البتہ اس کے لیے دو چیزون یعنی نقاب اور دستانوں کے استعمال کی ممانعت ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع کرتے ہوئے فرمایا :

(لا تنتقب المحرمۃ ولا تلبس القفازین) (صحیح البخاري' جزاء الصید' باب ما ینھی من الطیب... ح: 1838)

"محرمہ عورت نقاب اور دستانے استعمال نہ کرے۔"

نقاب سے مراد وہ چیز جو چہرے کو چھپانے کے لیے بنائی گئی ہو مثلا برقع وغیرہ، لہذا اسے حالت احرام میں استعمال نہ کرے، ہاں البتہ اجنبی مردوں کی موجودگی میں نقاب کے سوا کسی اور چیز سے اپنے چہرے کو ڈھانپ لے اور جب مردوں سے دور ہو تو پھر اپنے چہرے کو ننگا کرلے۔ عورت کے لیے چہرے پر نقاب اور برقع ڈالنا جائز نہیں اور نہ اس کے لیے ہاتھوں پر دستانے استعمال کرنا جائز ہے۔ ہاں البتہ کسی اور چیز سے اپنے ہاتھون کو ڈھانپ سکتی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی